جناب طالب ہاشمی صاحب

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ

اخلاق و عادات

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ اخلاق اور بے حد پاکیزہ عادات و خصائل سے نوازا تھا۔ ان کے گلشن اخلاق میں علم کی تحصیل اور اشاعت میں بے پناہ انہماک، خشیت الٰہی، خوفِ آخرت، حُبِ رسولؐ، شوقِ جہاد، اتباعِ سنت، شغفِ عبادت، فقر و عفاف، انکسار، سادگی، حق گوئی حسنِ معاشرت سیر چشمی اور خوش مزاجی سب سے خوش رنگ پھول ہیں۔ انہوں نے حصولِ علم کے لیے جو مشقتیں برداشت کیں اور جس طرح دن رات ایک کر دیئے، تاریخ میں اس کی بہت کم مثالیں ملتی ہیں۔ پھر جو علم حاصل کیا اس کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ زندگی بھر نہایت ذوق و شوق سے اس کی اشاعت کرتے رہے۔ ان کی علمی زندگی کے حالات ایک الگ باب میں بیان کیے گئے ہیں، اسی طرح ان کے شوقِ جہاد کی کیفیت بھی "حضرت ابوہریرہؓ میدانِ جہاد میں" کے عنوان کے تحت الگ بیان کر دی گئی ہے۔ ان کے اخلاق و عادات کے دوسرے پہلوؤں کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے۔

خشیتِ الٰہی اور خوفِ آخرت

حضرت ابوہریرہؓ پر خشیتِ الٰہی کا بہت غلبہ تھا اور وہ خوفِ آخرت سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے تھے۔ شُفَیّا الاصبحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مدینہ منورہ آیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بہت سے لوگ جمع ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ میں بھی ان کے پاس جا کر ادب سے بیٹھ گیا۔ اس وقت حضرت ابوہریرہؓ لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ حدیثیں سنا چکے اور لوگ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے عرض کیا۔

> "اے صاحب رسولؐ! مجھے رہی) کوئی ایسی حدیث سنایئے جس کو آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو، سمجھا ہو اور جانا ہو۔"

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، میں تمھیں ایسی ہی حدیث سناؤں گا۔ یہ کہا اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو کہا میں تم کو ایسی حدیث سناؤں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بیان فرمائی جب میرے سوا کوئی اور آپؐ کی خدمت میں حاضر نہ تھا ــــ یہ کہہ کر پھر چیخ ماری اور غش کھا کر منہ کے بل گر پڑے۔ میں بہت دیر تک ان کو سہارا دے کر بیٹھا رہا۔ جب ہوش آیا تو کہا، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے کرے گا تو سب سے پہلے اس کے سامنے تین آدمی پیش کیے جائیں گے۔ ایک قرآن کا عالم، دوسرا میدانِ جہاد میں لڑ کر مارا جانے والا اور تیسرا مال دار۔

اللہ تعالیٰ عالم سے پوچھے گا، کیا میں نے تجھے قرآن کی تعلیم کی توفیق نہیں دی تھی۔؟

وہ کہے گا، ہاں میرے اللہ!

اللہ تعالےٰ فرمائے گا، کیا تو نے اس پر عمل کیا؟

وہ کہے گا، میں دن رات اس کی تلاوت کرتا تھا!

اللہ تعالےٰ فرماتے گا، تو جھوٹا ہے، تلاوت اس لیے کرتا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو ایسا ہی ہوا اور تو نے لوگوں سے قاری کا خطاب حاصل کر لیا۔

پھر اللہ تعالےٰ مالدار سے سوال کرے گا، کیا میں نے تجھے مال و دولت دے کر لوگوں کی احتیاج سے بے نیاز نہیں کر دیا تھا؟ وہ کہے گا، بے شک میرے اللہ!

اللہ تعالےٰ فرمائے گا، تو نے یہ مال کیسے صرف کیا؟

وہ کہے گا، میں صلہ رحمی کرتا تھا، صدقہ و خیرات کرتا تھا۔

اللہ تعالےٰ فرمائے گا، تو جھوٹا ہے، تیرا مقصد تو اس مال کے خرچ کرنے سے یہ تھا کہ لوگ تجھے بڑا سخی اور فیاض کہیں اور تیری آرزو کے مطابق لوگوں نے تجھے ایسا کہا۔

پھر اللہ تعالےٰ میدانِ جہاد کے مقتول سے پوچھے گا کہ تو کیوں قتل ہوا؟ وہ کہے گا، اے اللہ! تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا۔ پس میں نے جہاد کیا اور مارا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو جھوٹ کہتا ہے تو نے میری راہ میں جہاد نہیں کیا بلکہ اس لیے لڑا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں اور یہ خطاب تو لوگوں سے پا چکا۔

یہ حدیث بیان فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا، ابوہریرہؓ! سب سے پہلے ان تینوں کے لیے جہنم کی آگ دکھائی جائے گی۔ ؎ (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ایک دفعہ ان کی ایک حبشی خادمہ نے ان کو بہت پریشان کیا۔ غصّے میں آکر اس کو مارنے کے لیے چابک اٹھایا لیکن خوفِ آخرت غالب آگیا۔ چابک ہاتھ سے رکھ کر فرمانے لگے اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ قیامت کے دن مجھ سے بدلہ لیا جائے گا تو میں تمھیں اس چابک کے ساتھ مارتا۔ جاؤ میں نے اللہ کی رضا کی خاطر تمھیں آزاد کیا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ صفحہ ۱۱۲)

ایک دفعہ ان کی بیٹی نے کہا، ابّا جان! لڑکیاں مجھے طعنے دیتی ہیں کہ تمھارے والد تمھیں زیور کیوں نہیں پہناتے۔ فرمایا، بیٹی ان سے کہو کہ میرا باپ اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں مجھے جہنّم کی آگ میں نہ جلنا پڑے۔ (البدایہ والنّہایہ ج ۸ ص۱۱۱)

وفات سے پہلے علالت کے دوران میں بہت روتے تھے۔ لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا۔ میں اس لیے روتا ہوں کہ آخرت کا سفر طویل ہے اور میرے پاس زادِ راہ کم ہے، اس وقت جنّت و دوزخ کے نشیب و فراز میں ہوں، معلوم نہیں کس راستے پر جانا پڑے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۲ ص۶۲)

حبّ رسول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت اور محبت تھی۔ وطن سے ہجرت کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ اقدس سے ایسے وابستہ ہوئے کہ آپؐ سے تھوڑی دیر کی جدائی بھی شاق گزرتی تھی۔ عہدِ رسالت میں وہ کچھ مدت کے لیے حضرت علاء بن عبداللہ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بحرین گئے۔ حضورؐ سے یہ جدائی انھوں نے آپؐ کے حکم کی تعمیل میں برداشت کی۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! آپؐ کا دیدار میری زندگی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔" (مسند احمد جلد ۲ ص۲۹۳)

وہ زیادہ سے زیادہ وقت بارگاہِ رسالت میں گزارتے تھے اور آپؐ کی زیارت، معیّت اور خدمت کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ وہ ہر اس شخص سے بھی محبت کرتے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز ہوتا تھا۔

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اپنے نواسے سیّدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود میں اٹھا کر فرمایا:۔

حاشیہ پچھلے صفحہ سے

لہ یہ روایت ترمذی کی ہے (جامع ترمذی باب ماجاء فی الرّیاء والسمعۃ عن شفیا الاصبحی ص۶۱) صحیح مسلم میں یہ حدیث ذرا مختلف طریقے سے بیان کی گئی ہے لیکن مفہوم ایک ہی ہے (اسی کتاب میں دیکھئے روایاتِ ابوہریرہؓ حدیث ۱۴)

"الٰہی میں اس کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس کو محبوب رکھ اور اس کے محبوب رکھنے والے کو بھی محبوب رکھ۔"

ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا، ذرا اپنے پیٹ پر سے کپڑا تو اٹھایئے میں اس پر اس جگہ بوسہ دوں گا جس کو چومتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ انہوں نے اٹھایا تو حضرت ابوہریرہؓ نے ان کی ناف پر بوسہ دیا۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۱۹۵)

ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات پر حضرت ابوہریرہؓ کو تنبیہ کے لیے چابک اٹھایا (لیکن پھر اسے رکھ دیا) حضرت ابوہریرہؓ کہتے

"اگر حضورؐ مجھے یہ چابک مارتے تو یہ سزا میرے لیے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بھی بہتر ہوتی مجھے امید ہے کہ میں مومن ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا میرے حق میں مقبول ہے۔" (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۰۱)

سیّدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی تو حضرت ابوہریرہؓ روتے ہوئے پکار پکار کر کہتے تھے، لوگو! آج جی بھر کر رو لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب دنیا سے رخصت ہوگیا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۲ ص ۳۰۱)

ایک دفعہ ان کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا۔ انہوں نے یہ کہہ کر اس کے کھانے سے معذرت کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر آپؐ نے کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہ کھائی۔ (صحیح بخاری کتاب الاطعمہ)

اتباعِ سنّت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شبانہ روز فیض صحبت نے ایک ایسا مثالی مردِ مومن بنا دیا تھا کہ وہ ہر کام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھتے تھے عبادات میں بھی آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتے تھے اور معاملات میں بھی لفظ بہ لفظ آپؐ کے ارشادات کی تعمیل اور آپؐ کے طرزِ عمل کا اتباع کرتے تھے۔ ساتھ ہی لوگوں کو بھی برابر اس کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ کسی کو کوئی خلافِ سنّت کام کرتے دیکھتے تو فوراً ٹوک دیتے اور جو کچھ اس بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا سنا دیتے۔

ایک دفعہ کسی مجلس میں تشریف لے گئے اور حاضرینِ مجلس سے فرمایا، ہم میں سے جس شخص نے اپنے اقارب سے قطع تعلق کر رکھا ہو وہ جا کر اس کا ازالہ کرے۔ ان کی بات سن کر کوئی شخص بھی نہ اٹھا۔ جب انہوں نے تین مرتبہ اپنے الفاظ دہرائے تو ایک نوجوان مجلس سے اٹھ کر چلا گیا۔ اس نے دو سال سے اپنی

پھوپھی سے قطع تعلق کر رکھا تھا، سیدھا پھوپھی کے پاس پہنچا۔ اس نے پوچھا، بھتیجے تم یہاں کیسے؟ کہنے لگا میں نے ابو ہریرہؓ سے یہ الفاظ سنے ہیں۔

پھوپھی نے کہا، جاؤ ابو ہریرہؓ سے پوچھو کہ انہوں نے یہ الفاظ کیوں کہے؟

نوجوان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ الفاظ کس بنا پر کہے۔ انہوں نے فرمایا۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بنی آدم کے اعمال ہر جمعرات کے پچھلے پہر بارگاہِ رب العزت میں پیش کیے جاتے ہیں جس نے کسی سے قطع تعلق کیا ہو، اس کے اعمال کو قبول نہیں کیا جاتا۔" (الادب المفرد ص۲۵)

ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ دو شخص اکٹھے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ان میں سے ایک شخص سے پوچھا، تمہارا ساتھی کون ہے۔ اس نے کہا، میرے والد ہیں۔ فرمایا، ان کا نام لے کر نہ بلایا کرو ان کے آگے مت چلو ان سے پہلے مت بیٹھو۔ (الادب المفرد ص۳)

حضرت ابو سلمہؒ کہتے ہیں ـــ "میں نے دیکھا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے سورۃ الانشقاق پڑھتے وقت سجدۂ تلاوت کیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہاں سجدہ کیوں کیا؟"

انہوں نے جواب دیا، "اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو سجدہ نہ کرتا۔" (صحیح بخاری ج۱ ص۱۴۶)

"مسندِ احمد" میں یہ روایت حضرت ابو رافعؓ کی زبانی اس طرح نقل ہوئی ہے۔

"میں نے ابو ہریرہؓ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی۔ اس میں انہوں نے سورہ الانشقاق پڑھی اور اس میں سجدۂ تلاوت کیا۔ (نماز سے فارغ ہو کر) میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہاں سجدہ تلاوت کیوں کیا۔ تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی تھی اور آپؐ نے بھی اس سورہ میں آیت وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ پڑھ کر سجدہ کیا تھا۔ اس لیے میں سجدۂ تلاوت کرتا رہوں گا۔" (مسند احمد ج۱۲ ص۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی، میں انہیں ہرگز ترک نہیں کروں گا۔

۱۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھنا۔ ۲۔ سونے سے پہلے وتر ادا کرنا۔

۳۔ جمعہ کے روز غسل کرنا۔ (مسندِ احمد ج۱۲ ص۱۹۴)

ایک دفعہ عثمان نہدی رحؒ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے پوچھا کہ آپ (نفلی) روزے کیسے رکھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں (رمضان المبارک کے پورے روزوں کے علاوہ) ہر مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(مسند احمد ج۔ ۲ صد ۱۰۹ ۔ البدایہ والنہایہ ج ۸ ۔ صد ۱۱۲)

عبیداللہ رحؒ بن ابی رافع رضؓ سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا۔ اس دوران میں حضرت ابوہریرہ رضؓ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۃ "الجمعہ" اور دوسری میں سورۃ "المنافقون" پڑھی۔

عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہا، آپ نے جمعہ کی نماز میں وہی سورتیں پڑھیں جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کوفہ میں جمعہ کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے فرمایا۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز جمعہ میں) یہ سورتیں پڑھتے سنا تھا" (سنن ترمذی ج ا صد ۹۴)

ایک دفعہ بعض صحابہ رضؓ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے نماز کی قرأت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔

"قرأت ہر نماز میں کی جاتی ہے۔ جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہراً پڑھا اس میں ہم بھی جہراً پڑھتے ہیں جس میں آپؐ نے سرّاً قرأت کی اس میں ہم بھی سرّاً قرأت کرتے ہیں"۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صد ۱۱۱)

حضرت حسن بصری رحؒ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضؓ بیمار ہوئے۔ میں ان کی عیادت کے لیے گیا تو دیکھا کہ لوگ اس کثرت سے ان کی عیادت کے لیئے سارا گھر بھر گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ نے ازراہ انکسار اپنے پاؤں سمیٹ لیے اور فرمایا۔

"ایک دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لیٹے ہوئے تھے۔ آپؐ نے ہمیں دیکھ کر اسی طرح پاؤں سمیٹ لیے جیسا کہ اس وقت میں نے اپنے پاؤں سمیٹ لیے ہیں۔ پھر ہم سے فرمایا کہ لوگ تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے، تم ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا۔ ان کو مبارکباد دینا اور علم سکھانا۔"

(سنن ابن ماجہ باب الوصاۃ بطلبۃ العلم صد ۲۲)

ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مجلس میں موجود لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تمہارا پڑوسی تم سے اپنا شہتیر تمہاری دیوار

پر رکھنے کی اجازت مانگے تو اسے روکو نہیں۔"
یہ حدیث سن کر وہ لوگ چوں چرا کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، کیا بات ہے کہ تمہیں اس حدیث پر عمل کرنے سے گریزاں دیکھ رہا ہوں۔ واللہ میں تمہیں اس کا پابند کر کے چھوڑوں گا۔[۱]

شغفِ عبادت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبادت اور ذکر الٰہی سے خاص شغف تھا۔ رات کو اٹھ کر خود بھی عبادت کیا کرتے تھے اور گھر والوں کو بھی شب بیدار بناتے تھے۔ حافظ ذہبیؒ نے "سیر اعلام النبلاء" میں ابو عثمان نہدیؒ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں سات دن حضرت ابوہریرہؓ کا مہمان رہا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوہریرہؓ ان کی اہلیہ اور ان کا غلام رات کو باری باری جاگ کر عبادت کیا کرتے تھے۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ (جس زمانے میں) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کنبہ تین آدمیوں پر مشتمل تھا، ایک خود، دوسری اہلیہ اور تیسرا خادم۔ یہ تینوں ہر رات کو باقاعدگی کے ساتھ باری باری اٹھ کر ایک ایک تہائی شب میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک ختم کر کے دوسرے کو جگا دیتا۔ دوسرا تیسرے کو اسی طریقے سے تینوں کی ساری رات عبادت میں گزر جاتی تھی۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اشراق کی نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی چنانچہ وہ زندگی بھر یہ نماز پابندی سے پڑھتے رہے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

رمضان المبارک کے فرض روزوں کے علاوہ ہر مہینے کے شروع میں تین روزے بالالتزام رکھتے تھے اگر کسی وجہ سے شروع میں نہ رکھ سکتے تو مہینے کے آخر میں رکھ لیتے تھے۔

اکثر تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے تھے۔ ایک تھیلی میں کنکریاں اور کھجور کی گٹھلیاں بھری رہتی تھیں جن پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ جب تھیلی ختم ہو جاتی تو اپنی خادمہ کو حکم دیتے وہ پھر اسی تھیلی میں کنکریاں اور گٹھلیاں

---

[۱] پڑوسی کے اس حق کے بارے میں فقہا میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسے واجب قرار دیا ہے اور بعض اسے مستحب قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہلے مسلک کے حامی ہیں لیکن بقول امام خطابی عام علماء کے نزدیک یہ کام پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک اور استحباب کے درجہ میں آتا ہے اور کسی کو حکماً اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ امام احمدؒ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ حاکم یا قاضی کا فرض ہے کہ وہ اس کو واجب جانتے ہوئے فیصلہ کرے اور اگر ایک پڑوسی اپنی دیوار پر دوسرے پڑوسی کو شہتیر رکھنے کی اجازت نہ دے تو حاکم یا قاضی اسے حکماً اس بات پر مجبور کریں۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲، معالم السنن)

بھرلاتی۔ روزانہ بارہ ہزار تسبیحیں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے گناہوں کے برابر تسبیح پڑھتا ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے (اپنی آسودگی کے زمانے میں گھر میں عبادت کے لیے چار جگہیں بنا رکھی تھیں۔ ایک تہہ خانہ میں۔ دوسری رہائشی مکان میں، تیسری اپنے حجرے میں اور چوتھی گھر کے دروازے کے پاس۔ وہ گھر میں آتے جاتے اس میں (نفلی) نماز پڑھا کرتے تھے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۱۱)

حضرت نعیم بن عبداللہؒ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت ابوہریرہؓ مسجد کی چھت پر وضو کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو شانوں تک دھویا۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کے لوگ اپنے بدن کے جو حصے وضو میں دھوتے ہیں وہ قیامت کے دن چمکیں گے۔ اس لیے تم لوگوں سے جہاں تک ہو سکے اپنے بدن کے حصوں کی چمک کو بڑھاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۲۳۲)

مضارب بن حزنؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کو میں باہر نکلا تو کسی کے زور زور سے تکبیریں کہنے کی آواز میرے کانوں میں آئی۔ قریب جا کر دیکھا تو حضرت ابوہریرہؓ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا، اس وقت آپ کیوں تکبیریں کہہ رہے ہیں؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ ایک وہ وقت تھا جب میں بسرہ بنت غزوان کے پاس پیٹ کی روٹی پر ملازم تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا کہ وہ میرے عقد میں آگئی۔ (الاصابہ جلد ۷ ص ۲۰۶)

فقر و عفاف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے دو دور تھے، پہلا دور سخت تنگ دستی اور افلاس کا تھا۔ دوسرا دور آسودہ حالی اور تموّل کا تھا۔ پہلے دور میں انہوں نے سخت مصیبتیں برداشت کیں اور شدید فقر و فاقہ سے دوچار رہے۔ مسلسل فاقوں کی وجہ سے کئی بار غش کھا کر گر پڑتے یا پیٹ کے بل کنکریوں پر لیٹ جاتے کیونکہ کمر سیدھی نہ کر سکتے تھے۔ بعض اوقات پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ ان ساری تکلیفوں کے باوجود صبر و قناعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، جو کچھ کھانے کو مل جاتا، اسی پر قناعت کر لیتے۔ جب کچھ بھی نہ ملتا تو فاقہ کرتے یا روزہ رکھ لیتے۔ ایک دن ان کے پاس پندرہ کھجوریں تھیں۔ انہوں نے پانچ کھجوروں سے روزہ افطار کیا، پانچ سحری کے وقت کھائیں اور پانچ روزہ افطار کرنے کے لیے باقی رکھ لیں۔ ان کے داماد حضرت سعید بن مسیبؓ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ باہر سے گھوم پھر کر گھر آتے تو اہل خانہ سے پوچھتے کہ کھانے کے لیے کوئی چیز موجود ہے؟ اگر اہل خانہ نفی میں جواب دیتے تو وہ فرماتے میں نے روزہ رکھ لیا۔

(حلیتہ الاولیا ج ۱ ص ۳۸۳)

کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ جب بھوک ان کو بہت ستاتی تو غش کھا کر گر پڑتے اور منبر نبویؐ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے درمیان پڑے رہتے۔ گزرنے والوں کے پاؤں ان کی گردن پر پڑتے

(بقیہ ص ۲۲ پر)

نائٹروجنی کھادوں

میں

ببّر شیر یوریا

کا

مقام

ببّر شیر یوریا کی خصوصیات

- ★ ہر قسم کی فصلات کے لئے کار آمد۔ گندم، چاول، مکّی، کماد، تمباکو، کپاس اور ہر قسم کی سبزیات، چارہ اور پھلوں کے لئے یکساں مفید ہے۔
- ★ اس میں نائٹروجن ۴۶ فیصد ہے جو باقی تمام نائٹروجنی کھادوں سے فزوں تر ہے۔ یہ خوبی اس کی قیمت خرید اور بار برداری کے اخراجات کو کم سے کم کر دیتی ہے۔
- ★ دانہ دار (پرلڈ) شکل میں دستیاب ہے جو کھیت میں چھٹہ دینے کے لئے نہایت موزوں ہے۔
- ★ فاسفورس اور پوٹاش کھادوں کے ساتھ ملا کر چھٹہ دینے کے لئے نہایت موزوں ہے۔
- ★ ملک کی ہر منڈی اور بیشتر مواضعات میں داؤد ڈیلروں سے دستیاب ہے۔

داؤد کارپوریشن لمیٹڈ

(شعبۂ زراعت)

الفلاح۔ لاہور

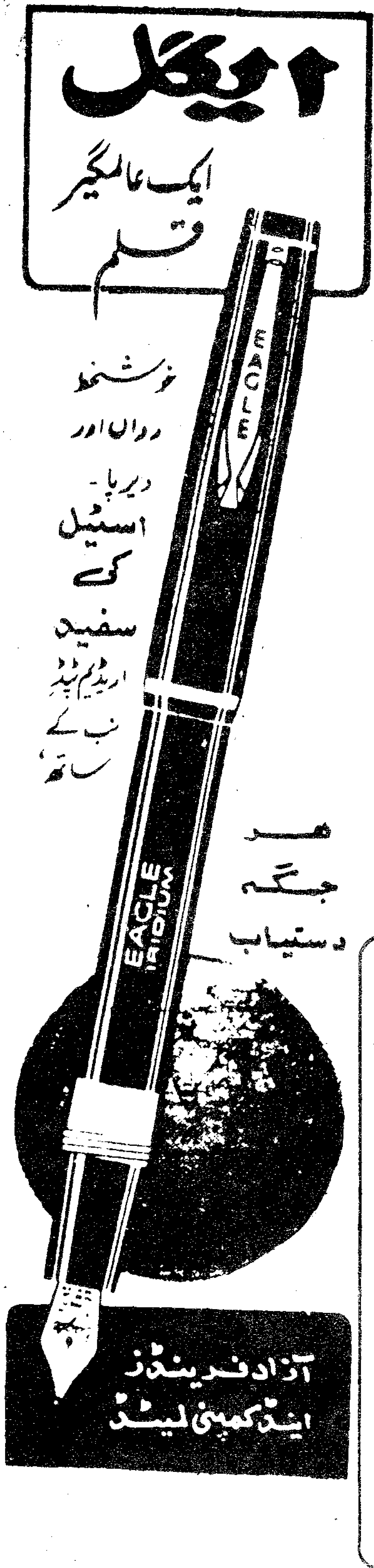
ایگل
ایک عالمگیر
قلم
EAGLE
EAGLE IRIDIUM
خوشخط
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کے
سفید
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ
ہر
جگہ
دستیاب
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ

گلستان پرنٹ
دلکش
دلنشیں
دلفریب
حسین
کے
پارچہ جات
مرد و زن کے ملبوسات کیلئے
موزوں حسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔
حسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام